وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ
برکاتِ لعابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مصنف
مفتی اسدالرحمٰن چشتی
شعبہ تصنیف وتالیف
جامعہ نعیمیہ قمرالاسلام پیرمحل
0306-6374294
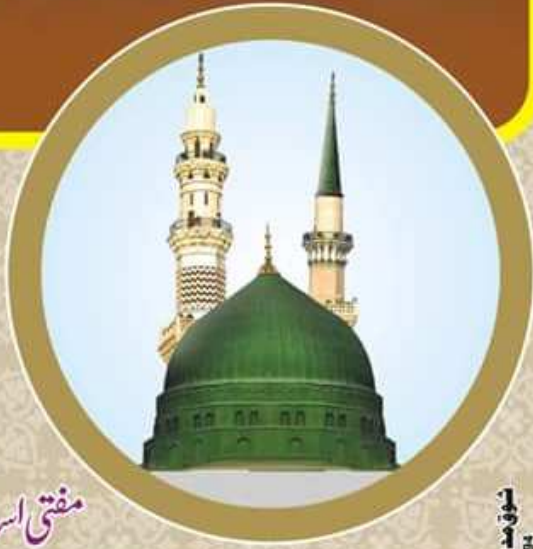
شرفِ اِنتساب

میں اپنی یہ کاوش ''برکاتِ لعابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم''

وَالِدَینِ مُصْطَفٰی صلی اللہ علیہ وسلم

کے نام مبارک سے منسوب کرتا ہوں۔ اور انہی کے تَوَسُّل سے بارگاہِ رِسالَت صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔

دُعاؤں کا طالِب

حافِظ اسد الرّحمٰن چشتی

فہرست مضامین

تقریظ

قلم کی نوک سے پتھر تراش کر ہم نے

یقین جانئے! ہیرے کی قدر کم کردی

تمام تعریفیں اس ذاتِ کبریاء کے لیے ہیں جس کی مدحت تک، بولنے والوں کے تکلم کی رسائی نہیں۔ اسکی نعمتوں کو گننے والے شمار سے عاجز، اور اس کے حق کو کوشش کرنے والے ادا نہیں کر سکتے۔ نہ ہمتوں کی بلندیاں اس کا ادراک کر سکتی ہیں اور نہ ہی ذہانتوں کی گہرائیاں اس کی تہہ تک جا سکتی ہیں۔ اس نے تمام کائنات کو اپنی قدرت سے پیدا فرمایا ہے۔

اور احسانِ کریمانہ یہ ہے کہ ہمیں اپنے محبوب کریم ﷺ کا امتی بنایا ہے، جس سے محبت باعِثِ ایمان، اور انکی اطاعت کو نجات کا ضامن قرار دیا ہے۔

خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو حضو ﷺ کی مِدحت و منقبت، نظم یا نثر کی صورت میں کر کے اپنے لیے زادِ آخرت مہیا کرتے ہیں۔ ان مقبولانِ بارگاہِ حبیبِ خُدا ﷺ میں سے ایک نام پیکرِ اَخلاص و محَبّت، نوجوان مذہبی سکالر، حضرت علامہ مولانا مفتی حافِظ اسدالرحمٰن چشتی صاحِب کا بھی ہے۔ جنہوں نے اوائل عمری میں اپنی تصنیف ''برکاتِ لُعابِ مصطفٰی ﷺ'' تحریر فرما کر بارگاہِ مصطفٰی ﷺ میں ندرانہ عقیدت پیش کیا، اور علم و عمل کے مریضوں کے لیے تریاق بھی مہیا فرمایا۔

کیونکہ گردشِ زمانہ کے ساتھ ساتھ ایسے عقائد باطلہ نے بھی جنم لیا کہ لوگ

امام الانبیاء ﷺ کے ساتھ ہمسری کے دعوے دار ہیں۔حالانکہ ان سے ہمسری کا دعویٰ کیسے ہوسکتا ہے کہ جن کے قدموں کو بوسہ دینے والی خاک ہر بیماری کے لیے شِفاء ٹھہرے۔(غُبَارُ الْمَدِیْنَۃِ شِفَاءٌ مِنْ کُلِّ دَاءٍ) تو لعابِ مصطفیٰ ﷺ کی برکات کا کیا عالم ہوگا جو اس دہن مبارک کو بوسہ دیکر آئے جس سے رب کریم کلام فرماتا ہے۔اس لیئے ہمیں مقامِ مصطفیٰ ﷺ پر بھی پہرہ دینا چاہیے۔

فاضل مصنف نے انتہائی عرق ریزی کے ساتھ ''بَرَکاتِ لُعابِ مصطفیٰ ﷺ'' کے موضوع پر سیر حاصل الفاظ ودلائل بکھیرے ہیں۔جس سے مقامِ مصطفیٰ ﷺ واضح ہوتا ہے۔

فاضلِ مُصَنِّف کو اللہ کریم نے بے پناہ خُصوصیات سے نوازہ ہے۔الحمدللہ آپ ہمہ صفت موصوف ہیں۔مَسْنَدِ تدریس پر جلوہ گر ہوں تو قابِل مُدَرِّس، تحریر کا میدان ہوتو روشن دماغ مصنف، اگر تقریر کا میدان ہو تو حق گوئی کے لیے اسم بمسمیٰ بے باک مبلغ نظر آتے ہیں۔

اللہ کریم آپ کی اس کاوِش کو ہر عام وخاص کے لیے نافِع بنائے

(آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ)

خاک پائے محسِناں

محمد وسیم سیالوی

خادِم العلماء والطلباء

جامعہ نعیمیہ قمر الاسلام، پیر محل

مُقَدَّمہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ۔ اَمَّا بَعْدُ..........

حضور نبی کریم ﷺ کے ذِکرِ جمیل سے بڑھ کر کسی انسان کے لئے اور کیا سعادت ہو سکتی ہے۔آپ ﷺ باعِثِ تخلیقِ کائنات بھی ہیں، ابتِدائے کائنات بھی ہیں اور مُنتہائے کائنات بھی ہی۔لہٰذا ذکرِ مصطفی ﷺ کسی نہ کسی صورت میں ہمیشہ جاری رہے گا۔

علماء و اولیاء کا ہمیشہ سے یہ طریقہ رہا ہے کہ آپ ﷺ کے ساتھ اپنی مَحَبَّت کے تَعَلُّق کو مضبوط کرتے رہے، کیونکہ دین و ایمان کی سلامتی اس کے بغیر ممکن ہی نہیں۔

زیرِ نظر رِسالہ ''بَرَکاتِ لُعابِ مُصْطَفٰی ﷺ ''میں ''چوالیس'' احادیثِ مبارکہ بیان کی گئی ہیں جن سے عظمتِ مصطفی ﷺ واضح ہوتی ہے۔کیونکہ لعابِ دہنِ مُصطفی ﷺ بیماروں کے لئے شِفاء اور پریشان لوگوں کے لئے مرہم ہے۔ چنانچہ غزوۂ خیبر کے دن آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعابِ دہن حضرت علی المُرتضٰی رضی اللہ عنہ کی آشوبِ زَدَہْ آنکھوں میں ڈالا تو وہ ایک لمحہ میں ٹھیک

ہو گئیں۔ اسی طرح آپ ﷺ نے اپنے لعاب مبارک والا پانی کنویں میں ڈالا تو وہ مُعَطَّر ہو گیا اور اس کنویں سے خوشبو آنے لگی۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو پانی کی پیاس لگی اور اس وقت پانی دستیاب نہیں تھا تو آقا کریم ﷺ نے اپنی زبان مبارک ان کے منہ میں ڈالی اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو شام تک کسی بھی چیز کی ضرورت محسوس نہ ہوئی۔۔ حضرت اَنَس رضی اللہ عنہ کے کنویں میں اپنا لعابِ دہن ڈالا تو اس کنویں کا پانی مدینہ پاک کے سب کنوؤں سے زیادہ میٹھا ہو گیا۔ ایک بچے کو حضور ﷺ کی خدمت میں لایا گیا اور آپ ﷺ نے اپنا لعابِ دہن اس بچے کے منہ میں ڈالا تو اسے سارا دِن دودھ کی حاجَت نہ رہی۔ اس طرح کی اَحادیث کثرت سے موجود ہیں جن سے لعابِ مصطفی ﷺ کی برکات کے مُتعلق معلوم ہوتا ہے اور دِلوں کو ذِکرِ مُصطفیٰ ﷺ سے سکون نصیب ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ذکرِ مصطفیٰ ﷺ کی برکت سے ہر مسلمان کے دِل کو اپنی، اور اپنے مَحبوب ﷺ کی مَحَبَّت کا مَرْکز و مَحْوَر بنائے۔

حافِظ اسد الرحمٰن چشتی

ربیع الاوّل ۱۴۳۷ھ

دسمبر 2015ء

احادیثِ مبارکہ

1۔ لعابِ مصطفیٰ ﷺ صحابہ کے ہاتھوں میں

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ (متوفّٰی 256ھ) روایت بیان فرماتے ہیں۔

حضرت مِسْوَر بن مَخْرَمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر کفار کی طرف سے عروہ بن مسعود نمائندہ بن کر آئے اور حضور ﷺ سے گفتگو شروع کی۔ دورانِ گفتگو عرب کے دُستور کے مطابِق وہ کبھی کبھی حضور ﷺ کی رِیش مبارک کو چھو لیتا۔ حضرت مُغیرہ رضی اللہ عنہ جو قریب ہی کھڑے تھے، آپ نے عروہ کا ہاتھ جھٹکا اور فرمایا کہ اب اگر تیرا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کی ریش مبارک کی طرف بڑھا تو زِندہ واپس نہیں جاؤ گے۔ عروہ کو یقین ہو گیا کہ حضور ﷺ کا مقصد اہلِ مکّہ سے جنگ کرنا نہیں ہے اور نہ ہی مکہ پر قبضہ کرنا ہے۔ بلکہ حضور ﷺ اپنے مُخلِص ساتھیوں کے ساتھ بیت اللہ شریف میں عمرہ کرنے تشریف لائے ہیں۔ چنانچہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں کچھ وقت گزارنے کے بعد عروہ بن مسعود واپس گئے تو اہلِ مکہ کو اپنے مُشاہدات سے آگاہ کیا اور کہا۔

أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ لِقُرَيْشٍ أَیْ قَوْمِ: وَاللهِ لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوْكِ وَوَفَدْتُ عَلٰى قَيْصَرَ وَ كِسْرٰى وَالنَّجَاشِيِّ وَاللهِ مَا رَأَيْتُ مَلِكاً قَطُّ يُعَظِّمُهٗ أَصْحَابُهٗ مَا يُعَظِّمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُحَمَّداً، وَاللهِ إِنْ تَنَخَّمَ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِيْ كَفِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ، فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهٗ وَجِلْدَهٗ۔

(بخاری شریف، باب الشروط فی الجہاد و المصالحۃ، 379/1)

عروہ بن مسعود نے قریش سے کہا اے قوم! میں قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے درباروں میں گیا ہوں لیکن کسی کی اتنی تعظیم ہوتے نہیں دیکھی جتنی تعظیم اصحابِ محمد ﷺ اپنے آقا کی کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم! اگر رسول اللہ ﷺ تھوکتے ہیں تو ان کا لعاب مبارک کسی نہ کسی صحابی کے ہاتھ مبارک پر گرتا ہے جسے وہ اپنے چہرے اور جسم پر پھیر لیتا ہے۔

2۔ غارِ ثور میں یارِ غار کا علاج

علّامہ محمد بن یوسف الصالحی الشّامی رحمۃ اللہ علیہ (متوفّٰی 942ھ) روایت بیان فرماتے ہیں۔

غارِ ثور میں جب سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے پاؤں مبارک میں سانپ نے ڈس لیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے جسم کو حرکت نہ ہونے دی، کہ حضور ﷺ آپ کی گود میں سر رکھ کر آرام فرما رہے ہیں کہیں آپ کے آرام میں

کوئی خلل واقع نہ ہو۔لیکن شدتِ تکلیف کی وجہ سے آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔

فَسَقَطَتْ دُمُوْعُهٗ عَلٰى وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَالَكَ يَا اَبَابَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لُدِغْتُ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَتَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَذَهَبَ مَا يَجِدُهٗ۔

(سبل الھدیٰ والرشاد,340/3 ضیاء النبی 64/3، مشکوٰۃ 566)

سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے آنسو مبارک آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر گرے تو آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: اے ابو بکر کیا ہوا۔؟ عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آقا ﷺ مجھے سانپ نے ڈس لیا ہے۔آقا کریم ﷺ نے اپنا لعابِ دہن سانپ کے ڈسنے کی جگہ لگایا تو تکلیف دور ہوگئی۔

اللہ بڑا، اس کی رضا بھی ہے بڑی چیز
لیکن شاہِ بطحا سے وفا بھی ہے بڑی چیز
بیمار کے حق میں، یہ دوا بھی ہے بڑی چیز
واللہ! مدینے کی ہوا بھی ہے بڑی چیز
اکسیر جو دل کی ہے، تو آنکھ کا سُرمہ
خاکِ درِ محبوبِ خدا بھی ہے بڑی چیز

3۔ آنکھوں کی تکلیف دور ہو گئی

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ (متوفّٰی 256ھ) روایت بیان فرماتے ہیں۔

فتحِ خیبر سے ایک دن پہلے آقا کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کل میں جھنڈا اُسکو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا۔صِحابہ کرام رضی اللہ عنہم ساری رات اِسی حسرت میں رہے کہ صبح کِس خوش نصیب کو جھنڈا نصیب ہوتا ہے۔؟ صبح کے وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اَیْنَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فَقَالُوْا یَشْتَکِیْ عَیْنَیْہِ یَارَسُوْلَ اللہِ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ فَاَرْسِلُوْا اِلَیْہِ فَاُتُوْنِیْ بِہٖ فَلَمَّا جَاءَ بَصَقَ فِیْ عَیْنَیْہِ وَدَعَا لَہٗ فَبَرِءَ کَاَنْ لَّمْ یَکُنْ بِہٖ وَجْعٌ۔

(بخاری شریف، باب مناقب علی ابن ابی طالب القرشی 525/1)

فرمایا! علی ابنِ طالب کہاں ہیں۔؟ لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ اُن کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔فرمایا جاؤ اور ان کو بلا کر لاؤ۔سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تو آپ ﷺ نے اپنا لُعابِ دہن انکی آنکھوں میں لگایا اور انکے لیے دعا فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے شِفاء عطا فرمادی، گویا کہ کبھی آنکھوں میں تکلیف ہوئی ہی نہیں۔

4۔ یہ پانی پلانے والا ہے

امام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ (متوفّٰی 911ھ) روایت بیان فرماتے ہیں۔

عَنْ حَنْظَلَۃَ بْنِ قَیْسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اَنَّ عَبْدَ اللہِ بْنَ عَامِرِ بْنِ کُرَیْزٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اُتِیَ بِہٖ اِلٰی رَسُوْلِ اللہِ ﷺ فَتَفَلَ عَلَیْہِ وَعَوَّذَہٗ فَجَعَلَ یَتَسَوَّغُ رِیْقَ رَسُوْلِ اللہِ ﷺ فَقَالَ ﷺ اِنَّہٗ لَمُسَقًّی فَکَانَ لَا یُعَالِجُ اَرْضًا اِلَّا ظَھَرَ لَہُ الْمَاءُ۔

(الخصائص الکبریٰ للسیوطی، باب الآیات فی فمہ الشریف وریقہ 62/1)

حضرت حنظلہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عامر بن کریز رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا تو آپ ﷺ نے اپنا لعاب دہن اُن پر ڈالا اور دعا فرمائی۔ عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کا لعاب دہن چوس لیا۔ پس آقا کریم ﷺ نے فرمایا، یہ مُسقّٰی (پانی پلانے والا) ہے۔ لعابِ دہن اور دعائے مصطفیٰ ﷺ کی برکت سے آپ جس مقام پر بھی زمین کھودتے، وہاں سے پانی نکل آتا۔

5۔ جسم میں خوشبو پیدا ہو گئی

امام ابوعمرو یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ (مُتَوَفّٰی 463ھ) روایت بیان فرماتے ہیں۔

حضرت عتبہ بن فرقد رضی اللہ عنہ کی زوجہ اُمِّ عاصم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عتبہ رضی اللہ عنہ کے ہاں ہم چار عورتیں تھیں۔ ہم میں سے ہر ایک عتبہ رضی اللہ عنہ کی خاطر مُعطَّر رہنے کی کوشش کرتی، پھر بھی جو خوشبو عتبہ رضی اللہ عنہ سے آتی وہ ہماری خوشبو سے اعلٰی ہوتی۔ اور جب وہ لوگوں کے پاس جاتے تو اُنہیں بھی کہنا پڑتا کہ جو خوشبو عتبہ رضی اللہ عنہ سے آتی ہے ایسی خوشبو ہم نے آج تک نہیں سونگھی۔

فَقُلْنَا لَهُ فِي ذٰلِكَ قَالَ اَخَذَنِي الشَّرٰى فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلَيْهِ فَاَمَرَنِي اَنْ اَتَجَرَّدَ فَتَجَرَّدْتُّ عَنْ ثَوْبِي فَقَعَدْتُّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَلْقَيْتُ ثَوْبِي عَلٰى فَرْجِي فَنَفَثَ فِي يَدِهٖ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى ظَهْرِي وَبَطْنِي فَعَبَقَ لِي هٰذَا الطِّيْبُ مِنْ يَّوْمَئِذٍ۔

(الخصائص الکبری للسیوطی 84/2، المعجم الاوسط للطبرانی، دلائل النبوۃ للبیهقی، الاستیعاب، باب حرف العین 148/3)

اُمِّ عاصم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن ہم نے عتبہ رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ عہدِ رسالت ﷺ میں میرے جسم پر آبلے پڑ گئے۔ میں نے آقا کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنی مشکل کا ذکر کیا۔ آپ

ﷺ نے مجھ سے فرمایا! کپڑے اتار دو، میں نے اپنے کپڑے اُتار دیئے اور ستر چھپا کر آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے اپنا لعابِ دہن مبارک اپنے ہاتھ پر ڈال کر میرے سینے اور پشت پر پھیر دیا۔ لعابِ مصطفیٰ ﷺ کی برکت سے میری بیماری بھی دور ہو گئی، اور اُس دن سے میرے جسم سے یہ خوشبو آتی ہے۔

6۔ کنویں کا پانی زیادہ ہو گیا

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ (متوفّٰی 256ھ) روایت بیان فرماتے ہیں۔

حضرت براء بن عازِب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں حدیبیہ پہنچے اور ہماری تعداد چودہ سو تھی۔ ہم نے حدیبیہ کے کنویں کا سارا پانی کھینچ لیا۔ حضور ﷺ کو یہ خبر پہنچی تو آپ ﷺ اُس کنویں کے پاس پہنچے اور اسکی منڈیر پر بیٹھ گئے۔ پھر آپ نے پانی کا ایک برتن منگوا کر وُضو فرمایا اور کلی فرمانے کے بعد استعمال شدہ پانی کنویں میں ڈال دیا اور دعا فرمائی۔

ثُمَّ قَالَ دَعُوْهَا سَاعَةً فَأَرْوَوْا أَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتّٰى ارْتَحَلُوْا۔ (بخاری شریف، کتاب المناقِب، باب علامۃ النبوۃ فی السلام 532/1)

پھر فرمایا: تھوڑی دیر کے لیے کنویں کو ایسے ہی چھوڑ دو۔ آپ ﷺ کے لعابِ دہن کا صدقہ کنویں کا پانی زیادہ ہو گیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم واپس ہونے تک اس کنویں سے پانی استعمال کرتے رہے، لیکن پانی ختم ہونے میں نہیں آتا تھا۔

7۔ بیماری سے شفا مل گئی

امام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ (متوفّٰی 911ھ) روایت بیان فرماتے ہیں۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر بن مالک رضی اللہ عنہ کو اِستِسقاء کی بیماری لاحق ہوگئی۔

فَبَعَثَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَاصِدًا يَلْتَمِسُ مِنْهُ الدُّعَاءَ وَاَنْ يَّشْفِيَهُ اللهُ بِبَرَكَتِهٖ فَاَخَذَ ﷺ بِيَدِهِ الشَّرِيْفَةِ حَثْوَةً مِّنَ الْاَرْضِ فَتَفَلَ عَلَيْهَا ثُمَّ اَعْطَاهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ۔

(حجۃ اللہ علی العٰلمین، دلائل النبوۃ لابی نعیم 513، خصائص کبریٰ للسیوطی، باب آیاتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی ابراء المرض 71/2)

آپ نے کسی کو بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں بھیجا تاکہ حضور ﷺ آپ کے لیے دعا فرمائیں اور اللہ تعالیٰ انکو شفاء عطا فرمادے۔ آقا ﷺ نے زمین سے کچھ مٹی اُٹھائی اور اس پر اپنا لعاب دہن ڈالا اور وہ تبرُّک قاصد کو عطا فرمادیا۔ قاصد نے بڑے تعجُّب سے وہ مٹی لی اور خیال کیا کہ شاید حضور ﷺ نے مزاح فرمایا ہے۔ قاصد جب حضرت عامر بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا تو وہ بالکل موت کے کنارے پر تھے۔ جیسے ہی ان کو وہ مٹی پانی میں حل کر کے پلائی گئی اللہ تعالیٰ نے آپ کو شفاء عطا فرمادی۔

8۔ کھانا زیادہ ہو گیا

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 256ھ) حضرت عبد الواحد بن ایمن رضی اللہ عنہ سے روایت بیان فرماتے ہیں

کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے غزوۂ خندق کے دن کھانا تیار کیا اور بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں نے تھوڑا سا کھانا تیار کیا ہے۔ آپ ﷺ اپنے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی ساتھ لے آئیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے جابر رضی اللہ عنہ! جاؤ اور اپنی بیوی سے کہہ دو کہ جب تک میں نہ آؤں ہنڈیا چولہے سے نہ اتارے اور روٹیاں بھی نہ پکائے۔ پھر آپ ﷺ نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا! جابر رضی اللہ عنہ نے ہماری دعوت کی ہے سب ان کے گھر چلو۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ سن کر میں جلدی سے گھر گیا اور اپنی بیوی سے کہا کہ اے نیک بخت! حضور ﷺ اپنے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ تشریف لا رہے ہیں۔ اس نے کہا کہ کیا آپ رضی اللہ عنہ نے بتایا نہیں تھا کہ کھانا مختصر ہے۔؟ فرمایا ہاں : تو بیوی کہنے لگی کہ فکر کرنے کی کوئی بات نہیں، آقا کریم ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آقا کریم ﷺ تشریف لے آئے۔

فَاَخْرَجْتُ لَهٗ عَجِيْنًا فَبَصَقَ فِيْهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ اِلٰى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ فَاُقْسِمُوْا بِاللّٰهِ لَقَدْ اَكَلُوْا وَ هُمْ اَلْفٌ حَتّٰى تَرَكُوْهُ

وَانْحَرَفُوْا وَاِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ کَمَا ھِیَ وَاِنَّ عَجِیْنَنَا لَیُخْبَزُ کَمَا ھُوَ۔

(بخاری شریف، کتاب المغازی، باب غزوۃ الخندق، 588/2)

میں گُندھا ہوا آٹا حضور ﷺ کی بارگاہ میں لے آیا۔ آپ ﷺ نے اس میں اپنا لعابِ دہن ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی۔ پھر آپ ﷺ ہانڈی کی طرف بڑھے اور اس میں بھی اپنا لعابِ دہن مبارک ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی۔ جب کھانا تیار ہو گیا تو صحابہ کِرام رضی اللہ عنہم نے سَیر ہو کر کھایا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ قسم اٹھا کر فرماتے ہیں کہ ایک ہزار صحابہ کرام نے سَیر ہو کر کھانا کھایا مگر کھانا اسی طرح باقی رہا گویا کہ کسی نے کھایا ہی نہ ہو۔

کیے ہیں سَیر صدہا، اِک بکری، صاع بھر جَو میں
لُعاب اور دستِ اقدس جب لگایا میرے آقا نے

9۔ بچہ تندرست ہو گیا

امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفٰی 360ھ) روایت بیان فرماتے ہیں۔

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں حج کے لیے نکلے اور مقام روحاء تک پہنچے تو ایک عورت بارگاہِ مصطفٰی ﷺ میں اپنا بچہ لے کر حاضر ہوئی اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ یہ میرا بچہ جب سے پیدا ہوا ہے بیمار ہی چلا آ رہا ہے۔ یہ سن کر آقا کریم ﷺ نے اُس

بچے کو اپنے سامنے بٹھا کر اپنا لعابِ دہن اس کے منہ میں ڈالا اور فرمایا!

اُخْرُجْ عَدُوَّ اللّٰهِ فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

اے اللہ کے دشمن نکل جا کیونکہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

یہ فرما کر حضور ﷺ نے وہ بچہ اس عورت کو پکڑا دیا اور فرمایا! کہ اب اسے کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم حج سے واپس لوٹے تو اس عورت نے بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں حاضری دی اور اسکا بیٹا بالکل تندرست ہو گیا تھا۔

(خصائص کبریٰ للسیوطی، باب الآیات فی ابراء المرض 70/2، المعجم الکبیر للطبرانی)

10۔ پیکرِ شرم وحیا بن گئی

امام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ (متوفیٰ 911ھ) روایت بیان فرماتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَتْ اِمْرَاَۃٌ تُرَافِثُ الرِّجَالَ وَکَانَتْ بَذِیَّۃٌ فَمَرَّتْ بِالنَّبِیِّ ﷺ وَهُوَ یَاْکُلُ الثَّرِیْدَ فَطَلَبَتْ مِنْهُ فَنَاوَلَهَا فَقَالَتْ اَطْعِمْنِیْ مَا فِیْ فَمِكَ فَاَعْطَاهَا فَاَکَلَتْ فَعَلَاهَا الْحَیَاءُ فَلَمْ تُرَافِثْ اَحَدًا حَتّٰی مَاتَتْ۔

(الخصائص الکبریٰ للسیوطی، باب الآیات فی فمہ الشریف وریقہ 62/1)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت جو لوگوں سے

بیہودگی سے پیش آتی تھی اور بدزبان تھی۔ایک دن اس کا گزر حضور ﷺ کے پاس سے ہوااور آپ ﷺ ثَرِیْد تناوُل فرما رہے تھے۔اُس نے بھی مانگا تو آپ ﷺ نے اس کو کھانا دیا۔لیکن اس نے یہ کہہ کر لینے سے انکار کردیا کہ جو آپ ﷺ کے منہ مبارک میں ہے وہ عطا فرمائیں۔آپ ﷺ نے اپنے منہ میں سے نوالہ نکال کر دیا۔اس نے وہ تبرک کھالیا تو اس پر شرم وحیا کا ایسا غلبہ ہوا کہ مرتے دم تک اس نے کسی سے بیہودگی اور بدکلامی نہ کی۔اور لعابِ دہنِ مصطفیٰ ﷺ والے لُقمہ نے اس کی زندگی بدل ڈالی۔

11۔حضرت حارثہ کی ماں اور بہن کو سکون حاصل ہو گیا

امام یوسُف بن اسماعیل النبہانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفیٰ 1350ھ) روایت بیان فرماتے ہیں۔

حضرت حارثہ بن سراقہ انصاری رَضی اللہ عنہ غزوۂ بدر میں شہید ہو گئے تو انکی والدہ نے بارگاہِ مصطفیٰ میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ ﷺ میرا بیٹا اگر جنت میں ہے تو نہ میں روؤں گی اور نہ ہی جزع فزع کروں گی،اور اگر وہ دوزخ میں ہے تو میں ساری زندگی اس پر روتی رہوں گی۔(یہ سوال آپ نے اس لیے کیا تھا کہ حضرت حارثہ رَضی اللہ عنہ جنگ میں نامعلوم تیر لگنے سے شہید ہوئے تھے۔بعض مسلمانوں نے کہا کہ ہوسکتا ہے آپ کسی مسلمان کا تیر لگنے سے شہید ہوئے ہوں۔؟اِس لیے والدہ محترمہ فِکرمند تھیں۔)

آقا کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے حارثہ کی ماں! جنّت ایک نہیں بلکہ بہت ساری جنتیں ہیں اور تیرا بیٹا جنت الفردوس الاعلیٰ میں ہے، تو وہ مسکراتی ہوئی واپس چلی گئیں۔

ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِإِنَاءٍ مِّنْ مَّاءٍ فَغَمَسَ يَدَهٗ فِيْهِ وَمَضْمَضَ فَاهُ ثُمَّ نَاوَلَ اُمَّ حَارِثَةَ فَشَرِبَتْ ثُمَّ نَاوَلَتْهُ ابْنَتَهَا فَشَرِبَتْ ثُمَّ اَمَرَهُمَا يَنْضَحَانِ فِيْ جُيُوْبِهِمَا فَفَعَلَتَا فَرَجَعَتَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَمَا بِالْمَدِيْنَةِ امْرَاَتَانِ اَقَرَّ عَيْنًا مِنْهُمَا وَلَا اَسَرَّ۔

(حجۃ اللہ علی العالمین باب المعجزات فی شفاء الامراض وازالۃ الآفات 436)

پھر رسول اللہ ﷺ نے پانی کا برتن منگوایا، اس میں اپنا دستِ مبارک رکھا اور کلی فرمائی اور وہ مبارک کلی والا پانی ام حارِثہ کو دیا۔ اُمِّ حارِثہ رضی اللہ عنہا اور آپکی بیٹی رضی اللہ عنہا نے پانی پیا۔ پھر آپ ﷺ نے دونوں کو حکم دیا کہ باقی پانی اپنے گریبانوں میں چھڑک لیں۔ انہوں نے ایسا ہی کیا اور واپس لوٹ گئیں۔ راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد ہم نے مدینہ منورہ میں ان دونوں سے زیادہ کسی کو خوشحال اور پرسکون نہیں دیکھا۔

12۔ آسیب زدہ لڑکا تندرست ہو گیا

قاضی عیاض بن موسی المالکی رحمۃ اللہ علیہ (متوفیٰ 544ھ) حضرت سلیمان بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت بیان فرماتے ہیں۔

حضرت امّ جندب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو جمرۃُ العقبیٰ کے پاس رمی کرتے ہوئے دیکھا، پھر آپ ﷺ منیٰ میں تشریف لے گئے تو ایک عورت بارگاہِ مصطفے ﷺ میں حاضر ہوئی اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ میرا لڑکا آسیب زدہ ہے جسکی وجہ سے یہ بولتا نہیں ہے۔

فَاَمَرَهَا النَّبِیُّ ﷺ فَجَاءَ تْ بِتَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ فِيْهِ مَاءٌ فَاَخَذَ بِيَدِهٖ فَمَجَّ فِيْهِ وَدَعَا فِيْهِ وَاَعَادَهٗ فِيْهِ ثُمَّ اَمَرَهَا فَقَالَ اسْقِيْهِ وَاغْسِلِيْهِ فِيْهِ قَالَتْ فَتَبِعْتُهَا فَقُلْتُ هَبِیْ لِیْ مِنْ هٰذَا الْمَاءِ قَالَتْ خُذِیْ مِنْهُ فَاَخَذْتُ مِنْهُ خَفْنَةً فَسَقَيْتُهٗ اِبْنِیْ عَبْدَاللّٰهِ فَعَاشَ فَكَانَ مِنْ بِرِّهٖ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّكُوْنَ قَالَتْ وَلَقِيْتُ الْمَرْاَةَ فَزَعَمَتْ اَنَّ ابْنَهَا بَرِءَ وَاَنَّهٗ غُلَامٌ لَا غُلَامَ خَيْرٌ مِّنْهُ وَلَفْظُ اَبِیْ نُعَيْمٍ بَرِءَ وَعَقَلَ عَقْلاً لَيْسَ كَعُقُوْلِ النَّاسِ۔

(الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ - مصنف ابن ابی شیبہ 494/11)

حضور ﷺ نے حکم ارشاد فرمایا تو وہ عورت پتھر کے برتن میں پانی لے آئی۔ آپ ﷺ نے پانی لے کر اس میں کلی فرمائی اور دعا کر کے فرمایا کہ یہ پانی اُس بچے کو پلاؤ اور نہلاؤ۔ اُمِّ جندب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب وہ عورت حضور ﷺ کے لُعابِ دہن والا پانی لے کر چلی تو میں نے اُس سے کہا کہ اس مُتبرّک پانی میں سے مجھے بھی کچھ عنایت فرما دیں۔ اس عورت نے مجھے کچھ پانی دے دیا۔ میں نے وہ پانی اپنے بیٹے عبد اللہ کو پلایا تو اس نے بہت اچھی زندگی گزاری اور بڑا خوش بخت ہوا۔ پھر اس

عورت سے ملی تو اس کا لڑکا بھی نہ صرف تندرست ہو گیا تھا بلکہ عقل و دانائی کے اعتبار سے بھی اس جیسا کوئی نہ تھا۔

13۔ جلا ہوا ہاتھ ٹھیک ہو گیا

امام ابوبکر احمد بن حسین البیہقی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 458ھ) روایت بیان فرماتے ہیں۔

حضرت محمد بن حاطب فرماتے ہیں کہ مجھے میری والدہ نے بتایا کہ میں تجھے لے کر حبشہ سے آ رہی تھی اور جب مدینہ شریف سے ایک دن کا فاصلہ رہ گیا تو میں نے ایک جگہ کھانا پکایا، اسی دوران ایندھن ختم ہو گیا۔ میں لکڑیاں لینے کے لیے گئی تو تو نے ہنڈیا اپنے اوپر گرا لی اور تیرا ہاتھ جل گیا۔

فَاَتَيْتُ بِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَجَعَلَ يَتْفِلُ عَلٰى يَدِكَ وَهُوَ يَقُوْلُ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبِّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سُقْمًا فَمَا قُمْتُ بِكَ مِنْ عِنْدِهٖ حَتّٰى بَرِاَتْ يَدُكَ۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی، شرح الزرقانی علی المواھب 192/5)

میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئی۔ آپ ﷺ نے تیرے جلے ہوئے ہاتھ پر لعابِ دہن ڈالا اور یوں دعا فرمائی۔ یا اللہ تکلیف دور فرما دے، اے لوگوں کے ربّ! شفاء عطا فرما، تو ہی شفاء عطا فرمانے والا ہے، تیری شفاء ایسی شفاء ہے جو بیماری کو جڑ سے اکھیڑ دیتی ہے۔ پس میں تجھے

لے کر اس حال میں اٹھی کہ تم بالکل تندرست ہو چکے تھے۔

14۔ آنکھوں کی بینائی لوٹ آئی

قاضی عیاض بن موسی المالکی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 544ھ) روایت بیان فرماتے ہیں۔

حضرت حبیب بن فدیک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والِد کی آنکھیں سانپ کے انڈوں پر آجانے کی وجہ سے سفید ہو گئیں تھیں۔

فَكَانَ لَا يُبْصِرُ بِهِمَا شَيْئًا فَنَفَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ عَيْنَيْهِ فَاَبْصَرَ فَرَأَيْتُهُ يُدْخِلُ الْخَيْطَ فِي الْاِبْرَةِ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ۔

(الخصائص الکبریٰ للسیوطی، باب ذکر معجزاتہ فی ضروب الحیوانات-115/2)

اور انہیں دونوں آنکھوں سے کچھ بھی نظر نہ آتا تھا تو آقا کریم ﷺ نے اپنا لعابِ دہن انکی آنکھوں پر ڈالا اور وہ بینا ہو گئے۔سب کچھ نظر آنے لگا۔صحابی فرماتے ہیں کہ میں نے انکو دیکھا کہ اسّی سال کی عمر میں بھی سوئی میں خود دھاگہ ڈالا کرتے۔

15۔ پانی کبھی ختم نہ ہوتا

امام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 911ھ) روایت بیان فرماتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ ایک مرتبہ قبا کی

طرف تشریف لے گئے اور ایک کنویں پر پہنچے جس سے کھیتوں کو سیراب کیا جاتا تھا، اس کنویں کی حالت یہ تھی کہ ہر روز اسکا پانی تھوڑی دیر بعد ختم ہو جاتا، اور سارا دن خشک ہی رہتا۔

فَمَضْمَضَ فِی الدَّلْوِ وَرَدَّہٗ فِیْهَا فَجَاشَتْ بِالرَّوَاءِ۔

(الخصائص الکبریٰ للسیوطی، باب الآیات فی فمه وریقه 62/1)

حضور ﷺ نے ایک ڈول میں کلی کر کے وہ پانی اس کنویں میں ڈال دیا۔ چنانچہ اس کی حالت یہ ہوگئی کہ اس سے وہاں کی ساری زمین کو سیراب کیا جاتا، خوب پیداوار ہوتی اور اس کا پانی بھی ختم نہیں ہوتا تھا۔

16۔ کنواں شفا والا بن گیا

امام یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفیٰ 1350ھ) روایت بیان فرماتے ہیں۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِیْ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ عِدَّةً مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْهِمْ اَبُوْ اُسَیْدٍ، وَاَبُوْ حُمَیْدٍ، وَاَبُوْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمْ یَقُوْلُوْنَ اَتٰی رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِئْرَ بُضَاعَةَ فَتَوَضَّأَ فِی الدَّلْوِ وَرَدَّہٗ فِی الْبِئْرِ وَمَجَّ فِی الدَّلْوِ مَرَّةً اُخْرٰی وَبَصَقَ وَشَرِبَ مِنْ مَّاءِهَا وَکَانَ اِذَا مَرِضَ الْمَرِیْضُ فِیْ عَهْدِہٖ یَقُوْلُ اَغْسِلُوْهُ مِنْ مَّاءِ بُضَاعَةَ فَیُغْسَلُ فَکَاَنَّمَا حُلَّ مِنْ عِقَالٍ۔

(حجۃ اللہِ علی العالمین، باب المعجزات فی شفاء الامراض وازالۃ الآفات 430)

حضرت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کثیر صحابہ کرام، جیسے حضرت ابو اُسید ، ابو حُمید ، اور حضرت ابی سھل بن سعد رضی اللہ عنہم کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ بضاعہ پر تشریف لائے اور آپ نے ایک ڈول میں وُضو فرمایا اور اس کا پانی کنویں میں ڈالا۔ پھر دوسری مرتبہ اس ڈول میں کلی فرمائی، لعابِ دہن ڈالا اور کنویں میں ڈال دیا۔ اس کنویں سے آقا کریم ﷺ نے خود بھی پانی نوش فرمایا اور جب کوئی بیمار ہوتا تو فرماتے، بئرِ بضاعہ میں اس کو نہلاؤ۔ پس وہ غسل کرتے ہی تندرست ہو جاتا، بلکہ وہ بیماری سے یوں اُٹھتا جیسے اونٹ کا گھٹنا کھول دیا جائے تو وہ فوراً اٹھ جاتا۔

ہوتی ہے شِفا دم میں، دم آتا ہے بے دَم میں
محبوبِ خُدا کا ہے، کیا خوب شِفاخانہ

17۔ کمزور اونٹ طاقتور ہو گیا

امام یوسُف بن اسماعیل النبہانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفّٰی 1350ھ) روایت بیان فرماتے ہیں۔

حضرت خلاد بن رافع اور انکے بھائی رفاعہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم بدر کی طرف نکلے اور دونوں ایک انتہائی لاغر اونٹ پر سوار تھے۔ جب ہم روحا کے قریب پہنچے تو اونٹ تھک کر بیٹھ گیا۔ کمزوری کی وجہ سے اُٹھتا نہیں تھا۔ دونوں

بھائی بیان کرتے ہیں کہ ہم نے دعا کی، یا اللہ! ہمیں بدر تک پہنچا دے تو ہم اس اونٹ کو ذبح کر کے تقسیم کر دیں گے۔

فَرَاٰنَا النَّبِیُّ ﷺ فَقَالَ مَا بَالُکُمَا فَاَخْبَرْنَاہُ فَنَزَلَ النَّبِیُّ ﷺ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ بَزَقَ فِیْ وَضُوْئِہٖ ثُمَّ أَمَرَھُمَا فَفَتَحَا فَمَ الْبَعِیْرِ فَصَبَّ فِیْ جَوْفِہٖ ثُمَّ عَلٰی رَأْسِہٖ ثُمَّ عَلٰی عُنُقِہٖ ثُمَّ عَلٰی غَارِبِہٖ ثُمَّ عَلٰی سَنَامِہٖ ثُمَّ عَلٰی عَجُزِہٖ ثُمَّ عَلٰی ذَنْبِہٖ ثُمَّ قَالَ ﷺ اَللّٰھُمَّ احْمِلْ رَفَاعَۃَ وَخَلَّادًا فَقُمْنَا نَرْحَلُ فَاَدْرَکْنَا اَوَّلَ الرَّکْبِ۔۔۔۔۔۔۔الخ

(حُجَّۃُ اللہ علی العالمین، باب المعجزات 434)

اِس پریشانی کے عالم میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دیکھا اور فرمایا: تمہیں کیا معاملہ ہے۔؟ ہم نے اونٹ والی پریشانی کا ذکر کیا تو آپ ﷺ اپنی سواری سے نیچے اترے، وضو فرمایا اور وضو والے پانی میں اپنا لعاب دہن مبارک ڈالا اور دونوں کو حکم ارشاد فرمایا کہ اونٹ کا منہ کھولو۔ آپ ﷺ نے وہ متبرک پانی اونٹ کے منہ میں ڈالا، پھر اونٹ کے سر، گردن، کندھے، کوہان، پشت، اور اسکی دم پر وہ پانی چھڑکا اور دعا فرمائی۔

"اَللّٰھُمَّ احْمِلْ خَلَّادًا وَرَفَاعَۃَ" (یا اللہ! خلاد اور رفاعہ کو سوار فرما)

دونوں بھائی فرماتے ہیں کہ ہم اونٹ پر سوار ہوئے، اونٹ نے دوڑنا شروع کیا، یہاں تک کہ ہمارا اونٹ سارے قافلے سے آگے نکل گیا اور بدر جا کر ہی

رکا۔ پھر ہم نے اپنی نذر کے مطابق اس اونٹ کو ذبح کر کے گوشت تقسیم کر دیا۔

18۔ پاؤں کی پھنسی درست ہو گئی

امام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ (متوفیٰ 911ھ) امام محمد بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت بیان فرماتے ہیں۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُتِیَ بِرَجُلٍ بِرِجْلِهٖ قَرْحَةٌ قَدْ اَعْيَتِ الْاَطِبَّاءُ فَوَضَعَ اِصْبَعَهٗ عَلٰى رِيْقِهٖ ثُمَّ رَفَعَ طَرَفَ الْخِنْصَرِ فَوَضَعَ اِصْبَعَهٗ عَلَى التُّرَابِ ثُمَّ رَفَعَهَا فَوَضَعَهَا عَلَى الْقَرْحَةِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ رِيْقُ بَعْضِنَا بِتُرْبَةِ اَرْضِنَا لِيَشْفِيَ سَقِيْمَنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا۔

(خصائص کبریٰ للسیوطی، باب الآیات فی شفاء الامراض 115/2)

رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس کے پاؤں میں قرحہ (پرانا پھوڑا) تھا اور بڑے بڑے طبیب اس کے علاج سے عاجز آچکے تھے۔ آپ ﷺ نے اپنی انگلی مبارک اپنے لعاب دہن پر رکھی، پھر چھوٹی انگلی کا سرا مٹی پر رکھ کر قرحہ پر رکھ دیا اور یوں دعا کی۔

اے اللہ! ہمارا تھوک مبارک ہماری زمین کی مٹی پر مس ہوا ہے تاکہ ہمارے بیمار کو تیرے حکم سے شفاء دے۔ راوی فرماتے ہیں کہ لعابِ دہن کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مریض کو شفاء عطا فرما دی۔

19۔ کٹا ہوا ہاتھ اور بازو جڑ گیا

امام ابوبکر احمد بن حسین البیہقی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 544ھ) روایت بیان فرماتے ہیں۔

حضرت معاذ اور معوذ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جنگِ بدر میں ہم نے لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ابوجہل تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ ہم نے پختہ ارادہ کرلیا کہ اس دشمنِ خدا کو جہنم واصل کر کے رہیں گے۔ جب ہمیں موقع ملا ہم نے اس پر حملہ کر دیا اور پہلے ہی وار میں اسکی ٹانگ کٹ کر دور جا گری۔ ابوجہل کے بیٹے عکرمہ (جس نے ابھی اسلام قبول نہیں کیا تھا) نے ہم پر حملہ کیا جس سے معاذ رضی اللہ عنہ کا بازو کٹ گیا۔

وَقَطَعَ اَبُوْ جَهْلٍ يَدَ مُعَوَّذِ بْنِ عَفْرَاءَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ فَجَاءَ يَحْمِلُ يَدَهُ فَبَصَقَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَاَلْصَقَهَا فَلَصِقَتْ۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی، شفاء شریف، باب شفاء الامراض 213/1)

اور ابوجہل کے حملہ سے حضرت مُعَوَّذ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ کٹ گیا۔ جنگ کے بعد وہ بارگاہِ رسالت ﷺ میں پہنچے تو آپ ﷺ نے اپنا لعابِ دہن لگا کر کٹا ہوا ہاتھ اور بازو جوڑ دیا۔

20۔ آنکھ درست ہوگئی

امام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 911ھ) روایت بیان فرماتے ہیں۔

حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔

رُمِيْتُ بِسَهْمٍ يَوْمَ بَدْرٍ فَفُقِئَتْ عَيْنِيْ فَبَصَقَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَدَعَا لِيْ فَمَا اٰذَانِيْ مِنْهَا شَيْئٌ۔

(خصائص کبریٰ للسیوطی، باب الآیات فی شفاء الامراض 205/1)

بدر کے دن میری آنکھ میں تیر لگا تو وہ پھوٹ گئی، حضور ﷺ نے اپنا لعابِ دہن اس میں لگایا اور دعا فرمائی، پس مجھے اس تیر کے لگنے کی ذرا بھی تکلیف نہ رہی اور میری آنکھ بالکل درست ہوگئی۔

21۔ سر اور پاؤں کے زخم ٹھیک ہوگئے

امام محمد بن عمر بن واقد رحمۃ اللہ علیہ (متوفّٰی 207ھ) روایت بیان فرماتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن معقب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حارث بن اوث رضی اللہ عنہ کعب بن اشرف یہودی کو قتل کرنے کے لیے گئے۔

فَاَصَابَهٗ بَعْضُ اَسْيَافِهِمْ فَجُرِحَ فِيْ رَاْسِهٖ وَرِجْلِهٖ فَاحْتَمَلُوْهُ

فَجَاءُوْا بِهٖ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَتَفَلَ عَلٰى جُرْحِهٖ فَلَمْ يُؤْذِهٖ۔

(کتاب المغازی للواقدی، 187/1)

آپ رضی اللہ عنہ ان یہودیوں کی زَد میں آگئے، پس آپ کے سر اور پاؤں میں گہرے زخم آگئے،لوگ آپ کو اُٹھا کر بارگاہِ رسالت ﷺ میں لے آئے تو آقا کریم ﷺ نے اپنا لعابِ دہن مبارک ان کے زخموں پر لگایا اور اُن کی ساری تکلیف دور ہوگئی۔

22۔ چہرہ کا زخم ٹھیک ہوگیا

امام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 911ھ) روایت بیان فرماتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نے میرے سر پر ایسا زخم لگایا کہ میرے سر کی ہڈیاں تک کُھل گئیں۔

فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَكَشَفَ عَنْهَا وَنَفَثَ فِيْهَا فَمَا اٰذَانِيْ مِنْهَا شَيْءٌ۔ (خصائصِ کُبرٰی للسیوطی، باب ذکر معجزاته فی ضروب الحیوانات 70/2)

میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آقا کریم ﷺ نے زخم کی پٹی کھول کر اس میں اپنا لعابِ دہن لگا دیا اور میرے زخم کی تکلیف دور ہوگئی۔

23۔ سینہ کا زخم ٹھیک ہوگیا

حافظ نورالدین علی بن ابی بکر الہیثمی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 807ھ)

روایت بیان فرماتے ہیں۔

وَرُمِیَ کُلْثُوْمُ ابْنُ الْحُصَیْنِ یَوْمَ اُحُدٍ فِیْ نَحْرِہٖ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْہِ فَبَرَءَ۔ (مجمع الزوائد للھیثمی، 298/8)

جنگ احد کے دن حضرت کُلثُوم بن حصین رضی اللہ عنہ کے سینے میں تیر لگا اور زخم ہو گیا، آقا کریم ﷺ نے اس زخم پر اپنا لعابِ دہن لگایا تو فوراً شفایاب ہو گئے۔

جس کے پانی سے شاداب جان و جنان
اس دہن کی طراوت پہ لاکھوں سلام
جس سے کھاری کنویں شیرۂ جاں بنے
اس زلال حلاوت پہ لاکھوں سلام

24۔ تیر کا زخم درست ہو گیا

قاضی عیاض بن موسی المالکی رحمۃ اللہ علیہ (متوفیٰ 544ھ) روایت بیان فرماتے ہیں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

وَبَصَقَ عَلٰی اَثَرِ سَھْمٍ فِیْ وَجْہِ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ یَوْمِ ذِیْ قَرَدٍ قَالَ فَمَا ضَرَبَ عَلَیَّ وَلَا قَاحَ۔

(شفاء شریف, باب المعجزات فی شفاء الامراض وازالة الآفات 213/1)

غزوۂ ذی قرد کے موقع پر حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے چہرے پر تیر

لگنے سے زخم ہو گیا تو وہ آقا کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، آقا کریم ﷺ نے زخم پر لُعاب دہن لگایا تو نہ درد کی شکایت رہی اور نہ ہی اس میں پیپ پڑی۔

25۔ پِنڈلی کا زخم ٹھیک ہو گیا

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ (متوفّٰی 256ھ) روایت بیان فرماتے ہیں۔

حضرت یزید بن ابی عُبَید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہما کی پنڈلی پر زخم کا نشان دیکھا تو ان سے زخم کے نشان کے بارے میں دریافت کیا۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

فَقَالَ سَلْمَۃُ بْنُ اَکْوَعَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا ھٰذِہٖ ضَرْبَۃٌ أَصَابَتْنِیْ یَوْمَ خَیْبَرَ فَأَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَنَفَثَ فِیْہِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا شْتَکَیْتُہَا حَتّٰی السَّاعَۃِ۔

(بخاری شریف، باب غزوۃ خیبر، حدیث 4206)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ زخم مجھے خیبر کے دن پہنچا تو میں بارگاہِ رِسالت ﷺ میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے تین مرتبہ اس پر اپنا لعابِ دہن لگایا۔ اس دن سے لے کر آج تک مجھے اس میں کبھی تکلیف واقع نہیں ہوئی۔

26۔ ہر مرض سے شِفاء

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ (متوفّٰی 256ھ) روایت بیان فرماتے ہیں۔

سیّدہ عائشۃ الصدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب کبھی کوئی بیمار ہو جاتا تو اس کو رسول ﷺ کی بارگاہ میں لایا جاتا۔ آپ ﷺ اپنا لعابِ دہن مٹی میں ملا کر اس کی تکلیف والی جگہ پر لگاتے اور دعا فرماتے۔

بِسۡمِ اللهِ تُرۡبَةُ اَرۡضِنَا بِرِيۡقَةِ بَعۡضِنَا يُشۡفٰى سَقِيۡمُنَا۔

(بخاری شریف، باب ریقۃ النبی ﷺ حدیث 5745)

(اللہ تعالیٰ کے نام سے شفا طلب کر رہا ہوں، جو ہماری زمین کی مٹی اور لعابِ دہن سے مریض کو شفاء دیتا ہے) مریض جیسا بھی ہوتا اللہ تعالیٰ اس کو شفاء عطا فرما دیتا۔

27۔ آنکھ کی تکلیف جاتی رہی

امام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 911ھ) حضرت عبد الرحمٰن بن حارث بن عبیدہ رضی اللہ عنہ سے، اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔

اُصِيۡبَتۡ عَيۡنُ اَبِيۡ ذَرٍّ رَضِىَ اللهُ عَنۡهُ يَوۡمَ اُحُدٍ فَبَزَقَ فِيۡهَا

النَّبِیُّ ﷺ فَکَانَتْ اَصَحَّ عَیْنَیْہِ۔

(الخصائص الکبریٰ للسیوطی، باب المعجزات فی شفاء الامراض)

فرماتے ہیں کہ غزوۂ احد کے دن حضرت ابوذر غفّاری رضی اللہ عنہ کی آنکھ میں شدید تکلیف ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے اس میں اپنا لعابِ دہن ڈالا۔ پس وہ آنکھ دوسری آنکھ سے زیادہ صحیح ہوگئی۔

28۔ کنویں سے کستوری کی خوشبو آنے لگی

امام ابوعبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ (متوفّٰی 273ھ)، امام احمد، امام بیہقی اور ابونُعَیم رحمۃ اللہ علیہم حضرت وائل بن حُجر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان فرماتے ہیں۔

اُتِیَ النَّبِیُّ ﷺ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّآءٍ فَشَرِبَ مِنَ الدَّلْوِ ثُمَّ مَجَّ فِی الْبِئْرِ فَفَاحَ مِنْہُ مِثْلُ رَائِحَۃِ الْمِسْکِ۔

(الخصائص الکبریٰ للسیوطی، باب الآیات فی فمہ الشریف وریقہ 61/1)

حضور ﷺ کی بارگاہ میں پانی کا ڈول لایا گیا، آپ نے اس میں سے کچھ پانی پیا اور کلی کر کے کنویں میں ڈال دیا تو اس میں سے کُستوری کی سی خوشبو آنے لگی۔

29۔ بھوک ختم ہوگئی

امام ابوبکر احمد بن حسین البیہقی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 544ھ) روایت

بیان فرماتے ہیں۔

حضور ﷺ کی باندی سیّدہ رزینہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ آقا کریم ﷺ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دونوں شہزادوں اور باقی شِیرخوار بچوں کو بلایا اوران سب کے منہ میں اپنا لعابِ دہن ڈالا، اوران بچوں کی ماؤں سے فرمایا: رات تک ان کو دودھ نہ پِلانا کیونکہ اب ان کی بھوک لُعابِ دہن کی برکت سے ختم ہوچکی ہے۔

(الخصائص الکبریٰ للسیوطی، باب الآیات فی فمہ الشریف وریقہ 62/1)

30۔منہ کی بَدبُو ختم ہوگئی

امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفّٰی 360ھ) روایت بیان فرماتے ہیں۔

صِحابیہ حضرت عُمَیرَہ بنتِ مَسعُود رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور میری باقی چار بہنیں حضور ﷺ کی بارگاہ میں بَیعَت کے لئے حاضِر ہوئیں اوراس وقت آقادوجہاں ﷺ قَدِید (سُکھایا ہوا گوشت) تناوُل فرمارہے تھے۔آپ ﷺ نے چبایا ہوا تھوڑا سا قدید مجھے عطافرمادیا تو ہم سب بہنوں نے بانٹ کراسے کھالیا۔لُعابِ دہن والے قدید کی برکت سے موت کے وقت تک کبھی ہمارے منہ سے بدبو نہیں آئی۔

(الخصائص الکبریٰ للسیوطی، باب الآیات فی فمہ الشریف وریقہ 62/1)

31۔ دودھ پلانے کی حاجت نہ رہی

امام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 911ھ) روایت بیان فرماتے ہیں۔

حضرت محمد بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ابھی اپنی والِدہ جمیلہ بنتِ عبداللہ رضی اللہ عنہا کے پیٹ میں تھا کہ میرے باپ نے انکو چھوڑ دیا۔ میری پیدائش پر والِدہ نے قسم اٹھائی کہ میں محمد بن ثابت رضی اللہ عنہ کو دودھ نہیں پلاؤں گی۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس نومولود بچے کو میرے پاس لایا جائے۔ محمد بن ثابت رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ کی بارگاہ میں لایا گیا تو آپ نے اپنا لُعابِ دہن ان کے منہ میں ڈالا اور روزانہ لانے کا حُکم دیا اور فرمایا اِس کا رازِق اللہ تعالیٰ ہے۔ چنانچہ محمد بن ثابت رضی اللہ عنہ کو جب بھی حضور ﷺ کی بارگاہ میں لایا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا لُعابِ دہن ان کے منہ میں ڈال دیتے اور ان کو دودھ کی حاجت نہ رہتی۔

(الخصائص الکبریٰ للسیوطی، باب الآیات فی فمه الشریف وریقه 62/1)

32۔ حضرت حَسَنُ و حُسَین رضی اللہ عنہما کی پیاس بُجھ گئی

امام ابوالقاسم علی بن الحسن بن العساکر رحمۃ اللہ علیہ (متوفّٰی 571ھ) روایت بیان فرماتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دِن ہم حضور ﷺ کے ہمراہ جارہے تھے کہ راستے میں آپ ﷺ نے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے رونے کی آواز سنی۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی ساتھ تھیں۔ حضور ﷺ تیز چل کران کے قریب پہنچے اور رونے کی وجہ دریافت فرمائی۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! پینے کے لئے پانی نہیں ہے اِس وجہ سے حسنین کرِیمُین رضی اللہ عنہا رورہے ہیں۔ آقا کریم ﷺ نے ایک بچے کو لیااوراس کے منہ میں اپنی زبان دی جسے وہ چوسنے لگے اور قرار آ گیا۔ اسی طرح آپ ﷺ نے دوسرے بچے کو لیااوراسکے منہ میں بھی اپنی زبان مبارک ڈال دی جسکی وجہ سے اسے قرار آ گیا، اِس طرح دونوں بچوں کی پیاس لُعابِ دہن کی برکت سے ختم ہوگئی۔

(الخصائص الکبریٰ للسیوطی، باب الآیات فی فمه الشریف وریقه 62/1)

33۔ سب سے زیادہ میٹھا پانی

امام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 911ھ) روایت بیان فرماتے ہیں۔

حضرت انَس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے گھر میں ایک کنواں تھا جس کا پانی کڑوا تھا۔ ایک دِن آقا کریم ﷺ تشریف لے گئے اور اپنا لُعابِ دہن مبارک اس کنویں میں ڈالا، جسکی برکت سے اس کنویں کا پانی

مدینے کے تمام کنوؤں سے زیادہ میٹھا ہو گیا۔

(خصائصِ کُبْرٰی للسیوطی، باب الآیات فی فمه الشریف وریقه 61/1)

34۔ فصیح عربی زبان بولنے لگے

علّامہ نورالدین علی ابنِ برہان الدین حلبی رحمۃ اللہ علیہ (متوفّٰی 1042ھ) روایت بیان فرماتے ہیں۔

جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچے اور اپنا کلام سُنانا شروع کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی کو بطورِ ترجُمان طلب فرمایا جو فارسی جانتا تھا۔ اس یہودی ترجمان نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا کلام سُنا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف فرما رہے تھے اور ان لوگوں کی برائی بیان فرما رہے تھے جو آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم شان میں نازیبا کلِماتْ کہا کرتے تھے۔ مگر یہودی ترجمان نے (یہ سمجھ کر کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو فارسی جانتے نہیں ہیں) کہا، اے مُحمّد صلی اللہ علیہ وسلم یہ سلمان فارسی تو آپ کو بُرا کہہ رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرْشاد فرمایا: میں جانتا ہوں کہ یہ ہماری تعریف کر رہا ہے، اور ہماری شان میں گستاخی کرنے والوں کی برائی بیان کر رہے ہیں۔

فَقَالَ الْیَهُوْدِیُّ یَامُحَمَّدُ قَدْ کُنْتُ قَبْلَ هٰذَا اَتَّهِمُكَ وَالْاٰنَ تَحَقَّقَ عِنْدِیْ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَشْهَدُ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّااللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(انسان العیون فی سیرۃ امین المأمون المعروف بہ سیرت حلبیہ، باب ماجاء فی امر النبی)

یہ سن کر یہودی بولا اے محمد ﷺ بیشک اس سے پہلے میں آپ کو بُرا جانتا تھا، لیکن اب مجھے یقین ہو گیا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں، پس میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔

پھر آپ ﷺ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو منہ کھولنے کا حکم دیا اور آپ ﷺ کے حکم سے سیدنا جبرائیل علیہ السلام نے اپنا لعابِ دہن ان کے منہ میں ڈالا جسکی برکت سے آپ رضی اللہ عنہ فصیح عربی زبان میں گفتگو کرنے لگے۔

35۔ کھُجور کا درخت پھل دینے لگا

امام ابوبکر احمد بن حسین البیہقی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 544ھ) روایت بیان فرماتے ہیں۔

حضرت ابوالہیثم بن التّیہان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے گھر میں کھجور کا ایک درخت تھا، جس پر کبھی بھی پھل نہ آیا تھا۔ ایک مرتبہ حضور ﷺ بمعہ حضرت ابُوبَکر صِدِّیق، عمر فاروق اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے کلی کر کے درخت پر پانی ڈالا جس کی برکت سے اسی وقت کھجوروں کے خوشے درخت پر لٹکنے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ جنّت کی کھجوریں ہیں جو قیامت کے دِن تجھے ملیں گی۔ (شَوَاھِدُالنُّبُوَّۃ للبیھقی، باب المعجزات، 195)

36۔ بال ہمیشہ سیاہ رہے

امام محمد بن عبدالباقی الزرقانی المالکی رحمۃ اللہ علیہ (متوفّٰی 1278ھ) روایت بیان فرماتے ہیں۔

حضرت بشر بن عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد غزوۂ اُحُد میں شہید ہو گئے تو میں روتا ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روتے کیوں ہو؟ کیا تجھے پسند نہیں ہے کہ میں تیرا باپ اور عائشہ رضی اللہ عنہا تیری ماں ہو جائے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ شفقت میرے سر پر پھیرا جس کی برکت سے ساری زندگی میرے بال سفید نہیں ہوئے۔ اور میری زبان میں بھی لُکنت تھی۔ "فَتَفَلَ فِيهَا فَانْحَلَّتْ"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لُعابِ دہن مبارک لگایا تو زبان کی لُکنت فوراً ختم ہو گئی۔ (شرح الزرقانی علی المواہب 188/5)

37۔ پیٹ کا درد خَتم ہو گیا

امام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ (متوفّٰی 911ھ) روایت بیان فرماتے ہیں۔

صحابی رسول حضرت ملاعب الا سنہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے پیٹ میں سخت درد رہتا تھا، ایک دن میں نے ایک آدمی کو بارگاہِ رِسالت صلی اللہ علیہ وسلم

میں بغرضِ شِفا بھیجا تو حضور ﷺ نے ایک مٹّی کا ڈھیلا لے کر اس پر اپنا لعابِ دہن لگایا اور فرمایا اسے گھول کر پلا دینا۔ مٹی کا ڈھیلا پانی میں گھول کر آپ رضی اللہ عنہ کو پلایا گیا تو آپ بالکل شِفایاب ہو گئے۔

(خصائصِ کُبریٰ للسّیوطی، باب الآیات فی شفاء الامراض)

رَحمتِ حق کی بدبختوں کو کوئی آس نہیں
دولَتِ اَدْب و عقیدت جن کے پاس نہیں
فیض لینا تو سدا کام ہے مقبولوں کا
نُکتہ چینوں کو یہ تبَرُّک کبھی راس نہیں

38۔ گرمیوں میں ٹھنڈک محسوس کرتا

شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفّی 1052ھ) روایت بیان فرماتے ہیں۔

حضرت حنظل بن عقیل رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں ستُّو پیش کئے گئے۔ آپ ﷺ نے نوش فرمانے کے بعد تھوڑے سے ستُّو بطورِ تبَرُّک مجھے عطا فرما دیے۔ لعاب دہن ملے ہوئے ستُّو پینے کے بعد مجھے کبھی بھی بھوک محسوس نہ ہوئی، ہمیشہ اپنے آپ کو سَیر اور سیراب پاتا، اور گرمیوں میں بھی ٹھنڈک محسوس کرتا تھا۔ (مدارج النبوۃ للشاہ عبدالحق الدھلوی 403/1)

39۔ چشمے کا پانی زیادہ ہو گیا

شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفّٰی 1052ھ) روایت بیان فرماتے ہیں۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم چشمہ تبوک پر پہنچے تو دو آدمی ہم سے پہلے پہنچ چکے تھے۔ چشمے سے قطرہ قطرہ پانی ٹپک رہا تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے چشمے کو ہاتھ سے کھودنا شروع کیا تو اس سے معمولی پانی جاری ہو گیا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ اور چہرۂ مبارک کو دھویا اور کلی کا پانی اس چشمے میں ڈال دیا، جس سے چشمے کا پانی خوب بڑھ گیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خوب سَیر ہو کر پیا۔ اس کے بعد سرکارِ دو عالَم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! اگر تمہاری عمر لمبی ہوئی تو اس جگہ پر تم عمارتیں اور شہر دیکھو گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا جس طرح حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا۔

اب تبوک کے مقام پر جدید دور کے تقاضوں کے مطابق انتہائی وسیع و عریض فوجی چھاؤنی بنی ہوئی ہے جو پورے سعودی عرب میں سب سے بڑی ہے۔

(مدارج النبوۃ للشاہ عبدالحق الدھلوی 375/1)

40۔ ایک چھاگل سے تین سو صحابہ نے پانی پیا

شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفّٰی 1052ھ) روایت بیان فرماتے ہیں۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں ایک سفر کے دوران ارشاد فرمایا تم رات بھر چلتے رہو گے اور کل صبح پانی تک پہنچ جاؤ گے۔ رات کے آخری پہر سب سو گئے۔ بیدار ہو کر سبھی نے نمازِ فجر پڑھی اور سب چل پڑے۔ جب دھوپ خوب گرم ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بارگاہِ مصطفٰی ﷺ میں عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ ! پانی بالکل ختم ہو چکا ہے صِرف چھاگل میں تھوڑا سا پانی باقی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: چھاگل میرے پاس لاؤ۔ ہم نے بارگاہِ رِسالت ﷺ میں پیش کر دی تو آپ نے اس میں اپنا لعابِ دہن ڈالا تو اسی لمحے چھاگل میں سے پانی نکلنے لگا اور تین سو صحابہ کرام نے اس سے سیر ہو کر پیا اور پانی بالکل اُسی طرح باقی تھا۔

(مدارج النبوۃ للشاہ عبدالحق الدھلوی 375/1)

41۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو شفا مل گئی

امام ابو القاسم علی بن الحسن بن العساکر رحمۃ اللہ علیہ (متوفٰی 571ھ) روایت بیان فرماتے ہیں۔

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ حُنین میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے اور پریشانی کا اظہار کیا۔ آقا کریم ﷺ نے زخم پر لعابِ دہن لگایا تو آپ رضی اللہ عنہ شفایاب ہو گئے۔

(حجۃ اللہ علی العٰلمین، باب المعجزات فی شفاء الامراض وازالۃ الآفات)

42۔لٹکا ہوا کندھا ٹھیک ہو گیا

امام یوسُف بن اسماعیل النبہانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفّٰی 1350ھ)

حضرت خبیب بن یساف رضی اللہ عنہ سے روایت بیان فرماتے ہیں۔

فرماتے ہیں کہ ایک جنگ میں، مَیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔دورانِ جنگ میرا کندھا تلوار لگنے سے زخمی ہو گیا اور لٹک گیا تو میں حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔آپ ﷺ نے میرے زخمی کندھے پر لعابِ دہن لگایا جس سے میرا کندھا بالکل ٹھیک ہو گیا۔پھر میں دوبارہ جنگ کرنے لگا اور اپنے اوپر وار کرنے والے کافِر کو قتل کر دیا۔

(حجۃ اللہ علی العٰلمین، باب فی شفاء الامراض وِازالۃ الآفات)

43۔جن سے نجات مل گئی

امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفّٰی 360ھ)

روایت بیان فرماتے ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت بیان فرماتے ہیں کہ ہم حضور ﷺ کے ہمراہ غزوہ ذات الرقاع کے لئے نکلے اور مقام حرہ واقم پر پہنچے تو ایک بدو عورت بچہ لے کر بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئی اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ میرے بچے پر جن کا غلبہ ہے۔حضور ﷺ نے بچے کا منہ کھول کر اس میں اپنا

لعابِ دہن ڈالا اور تین مرتبہ فرمایا: اے دشمنِ خدا! دور ہو جا، میں اللہ کا رسول ہوں۔ جب رسول اللہ ﷺ جنگ سے واپس تشریف لائے اور اس مقام سے گزر ہوا تو اس بدو عورت سے بچے کے متعلق دریافت فرمایا۔ عورت نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ کے لُعابِ دہن کی برکت سے جن دوبارہ لوٹ کر نہیں آیا۔

(المعجم الکبیر للطبرانی - حجۃ اللہ علی العٰلمین، باب فی شفاء الامراض واِزالۃ الآفات)

44۔ ستّر سال کی عمر میں بھی چہرہ تروتازہ

امام یوسُف بن اسماعیل النبہانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفیٰ 1350ھ)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان فرماتے ہیں۔

حضرت قتادہ روایت بیان کرتے ہیں کہ میں غزوۂ ذی قرد میں حضور ﷺ کے ساتھ تھا، حضور ﷺ نے میری طرف دیکھا اور دعا فرمائی: یا اللہ عَزَّ وجَلَّ! انکے بالوں اور چہرے میں برکت عطا فرما، اور اس کے چہرے کو تروتازہ فرما کہ اس نے مُسعِدَہ کافر کو قتل کیا ہے۔ پھر آپ ﷺ میرے چہرے کی طرف مُتَوَجِّہ ہوئے جس پر زخم کا نشان تھا۔ فرمایا: یہ نشان کیسا ہے؟ تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ تیر کے زخم کا نشان ہے۔ آقا کریم ﷺ نے مجھے قریب بلایا اور میرے چہرے پر لعابِ دہن مبارک لگایا جس کی برکت سے نشان بھی ختم ہو گیا اور میرا چہرہ ایسا تروتازہ ہو گیا کہ میں سَتَّر سال کی عمر میں بھی پندرہ سال کا نوجوان نظر آتا تھا۔ (حجۃ اللہ علی العٰلمین، باب فی شفاء الامراض واِزالۃ الآفات)

خاتمہ

شِفاءِ اَمراض اور اِزالۃ الآفات کے متعلق کثیر تعداد میں احادیث موجود ہیں کہ کس طرح آقا کریم ﷺ کی بارگاہ سے صحابہ کِرام رضوان اللہ علیہم اجمعین فیضیاب ہوا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لعابِ دہن کو بھی امت کے لئے باعثِ شفاء بنا دیا۔

اور اس سے بڑھ کر شان و عظمتِ مصطفی ﷺ کیا ہو سکتی ہے کہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں تشریف لانے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی بیماریاں اور پریشانیاں تو مُختَلِف تھیں لیکن ان بیماریوں اور پریشانیوں کا علاج آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی عطا سے ایک ہی دوائی یعنی (لُعَابِ دہن مبارک) سے فرما دیا۔

یا اِلٰہی!

لُعابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ ہر بیمار کو شِفاء عطا فرما۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(آمین)

فہرست

نام کتاب	مُصَنِّف	مُتَوَفّٰی
کتاب المغازی	امام محمد بن عمر بن واقد رحمۃ اللہ علیہ	207ھ
مسند احمد بن حنبل	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ	241ھ
بخاری شریف	امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ	256ھ
سنن ابنِ ماجہ	امام ابو عبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ	273ھ
المعجم الاوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی رحمۃ اللہ علیہ	360ھ
المعجم الکبیر	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی رحمۃ اللہ علیہ	360ھ
دلائل النبوۃ	امام ابونُعَیم احمد بن عبداللہ اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ	430ھ
دلائل النبوۃ	امام ابوبکر احمد بن حسین البیہقی رحمۃ اللہ علیہ	458ھ
الاستیعاب	امام ابوعمرو یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ	463ھ
الشفاء	قاضی عیاض بن موسیٰ المالکی رحمۃ اللہ علیہ	544ھ
تاریخِ دِمشق	امام ابوالقاسم علی بن الحسن بن العساکر رحمۃ اللہ علیہ	571ھ
مشکوٰۃ شریف	امام ولی الدین التبریزی رحمۃ اللہ علیہ	742ھ
المجمع الزوائد	حافِظ نورالدین علی بن ابی بکر الہیثمی رحمۃ اللہ علیہ	807ھ
الخصائص الکُبریٰ	حافِظ جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ	911ھ
سبل الہدیٰ والرشاد	علّامہ محمد بن یوسف الصالحی الشّامی رحمۃ اللہ علیہ	942ھ
سیرتِ حلبیہ	علّامہ نورالدین علی ابنِ برہان الدین حلبی رحمۃ اللہ علیہ	1042ھ
مدارج النبوۃ	شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	1052ھ
شرح الزرقانی علی المواہب	امام محمد بن عبدالباقی الزرقانی المالکی رحمۃ اللہ علیہ	1278ھ
حجۃ اللہ علی العٰلمین	امام یوسُف بن اسماعیل النبہانی رحمۃ اللہ علیہ	1350ھ
ضیاء النبی	پیر محمد کرم شاہ صاحِب الازہری رحمۃ اللہ علیہ	1998ھ